# محدث العصر عبداللہ محدث روپڑیؒ



برصغیر پاک وہند میں جن خاندانوں کو ملکی، دینی، علمی اور تبلیغی مساعی کے باعث شہرت عام اور بقائے دوام کا مرتبہ حاصل ہے۔ ان میں ایک روپڑی خاندان بھی ہے جسے ان کی علمی خدمات کی وجہ سے ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ یہ خاندان اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ روپڑی خاندان میں علم ودعوت اور فکر وتحقیق کے اعتبار سے سب سے نمایاں شخصیت حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمہ اللہ کی ہے۔

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کا شمار چودھویں صدی ہجری میں برصغیر کے اکابر علما میں ہوتا ہے۔ آپ نے مفسر قرآن، محدث زماں، مجتہد العصر، محدث اور مفتی اِسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔

آپ کو علم حدیث اور خدماتِ حدیث کی بنا پر 'محدث روپڑی' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ایک بلند پایہ عالم، مورخ، مفتی، مفسر، محقق اور محدث تھے۔ تفسیر وحدیث اور مسائل کی تحقیق میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

آپ ۱۳۰۴ھ کو کمیر پور ضلع اَمرتسر میں پیدا ہوئے۔ مختلف مدارس سے علوم عالیہ وآلیہ حاصل کئے۔ فلسفہ ومنطق کے علوم بھی ائمہ فن سے پڑھے اور جلد ہی اپنی ذہانت وفراست، فہم قرآن وفہم حدیث کی بنا پر ہندوستان بھر میں مشہور ہوئے۔

## آباؤ اجداد

روپڑی خاندان غیر منقسم ہندوستان کے قصبہ روپڑ (ضلع اَنبالہ) حالیہ ضلع روپڑ کی نسبت سے مشہور ہے، لیکن ان کے اکابر اصل میں ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کے مکین تھے۔ جنہوں نے بہت عرصہ قبل وہاں سے بعض وجوہات کی بنا پر نقل مکانی کرکے انہوں نے اپنا مسکن کمیر پور تحصیل انبالہ ضلع امرتسر کو بنا لیا تھا۔ ان کی زمینداری بھی وہیں رہی اس لئے علمی دنیا میں ان کا پہلا تعارف 'کمیر پور' کے حوالے سے ہوا، چونکہ ان کا علمی پھیلاؤ ضلع اور شہر امرتسر میں بھی خاص رہا اس لئے ان میں بہت سے حضرات امرتسری بھی کہلاتے رہے۔

محدث روپڑیؒ کے والد محترم میاں روشن دین لڑکپن میں اکثر علما کی صحبت میں رہتے، اس وجہ سے ان کو علم دین پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ شوق جنون کی حد تک پہنچ گیا۔ چنانچہ انہوں نے زمین اور گھر کا تمام اَثاثہ فروخت کردیا اور اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ حصول تعلیم کے لئے حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ حافظ لکھویؒ کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ پہلے رجوع کرو پھر میرے پاس علم حاصل کرنے کی غرض سے آنا۔ چنانچہ میاں صاحب حافظ صاحب کی

---

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ

ہدایت پر کمیر پور واپس آئے اور رجوع کیا دوبارہ لکھوکی چلے گئے۔ یہ واقعہ ۱۳۰۱ھ کا ہے۔میاں صاحب کی اُولاد ۷ بیٹے اور ایک بیٹی تھی ① بڑے رکن الدین ② رحیم بخش ③ عبداللہ محدث روپڑی ④ عبدالواحد ⑤ عبدالقادر ⑥ چھوٹی بہن فاطمہ ⑦ حافظ محمد حسین ⑧ حافظ عبدالرحمٰن رحمہم اللہ

## نام ونسب

ابواحمد عبداللہ بن روشن دین

## ولادت

۱۳۰۴ھ بمطابق ۱۸۸۷ء کو موضع کمیر پور تحصیل اُنبالہ ضلع امرتسر میں ہوئی۔

## تعلیم وتربیت

حافظ صاحب نے ۴ ماہ میں سورہ بقرہ کے علاوہ باقی قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔مولوی عبد القادر لکھوکی سے ابتدائی کتب نحو وصرف پڑھیں۔اس کے بعد مدرسہ غزنویہ میں تشریف لے آئے۔یہاں مولوی معصوم علی ہزاروی سے نحو شرح جامی پڑھی اور منطق قطبی تک پڑھی۔مولوی محی الدین سے فصول اکبری،مرواح الأرواح ،شافعیة وغیرہ پڑھیں۔اُصول فقہ مولوی عبد الصمد سے پڑھی۔مدرسہ نعمانیہ امرتسر میں منطق ،فلسفہ وغیرہ کی کتب پڑھیں۔مولوی محمد اسحاق منطقی دہلوی سے اقلیدس منطق وفلسفہ اور بعض غیر نصابی کتب پڑھیں اور اقلیدس کے چھ مقالے حفظ کیے۔منطق وفلسفہ کی تکمیل حافظ عبد اللہ غازی پوری سے کی۔تفسیر وحدیث کی تکمیل امام عبدالجبار غزنویؒ سے کی اور سندفراغت حاصل کی۔

## دورِ طالب علمی میں ایک دلچسپ واقعہ

ریاست رام پور میں مدرسہ عالیہ میں داخلہ کے لئے گئے تو وہاں کے ناظم صاحب نے داخلہ نہ دیا،کیونکہ طلبہ کی تعداد مکمل تھی۔استاد کسی کام کی غرض سے باہر چلے گئے وہ عربی زبان کا ایک مسودہ وہیں چھوڑ گئے۔مولانا نے اس میں سے نحوی صرفی غلطیاں نکالیں اور مسودہ وہیں رکھ دیا۔اُستاد نے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کام کس نے کیا ہے؟ مولانا نے فرمایا یہ کام اس عاجز نے کیا ہے اور ساتھ اَغلاط کی وجہ بھی بیان کر دی۔استاد محترم نے فرمایا میں تم کو دو حیثیت سے داخلہ دیتا ہوں ایک استاد اور دوسرے شاگرد کی حیثیت سے۔جو کتابیں تم پڑھ آئے ہو ان کے تم استاد ہو جو نہیں پڑھیں ان کے تم شاگرد ہو۔

## اَساتذہ کرام

جن سے خاص شرف تلمذ حاصل کیا۔

① شیخ حسین بن محسن انصاری ② حافظ عبداللہ غازی پوری شاگرد رشید محدث دہلوی ③ امام عبدالجبار غزنوی شاگرد محدث دہلوی ④ مولانا فضل حق رام پوری ⑤ مولانا محمد اسحاق منطقی دہلوی ⑥ استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ

# عملی زندگی کا آغاز

## اُمرتسر میں اقامت

محدث روپڑیؒ بیان کرتے ہیں کہ جب میری شادی امرتسر میں ہوئی تو مولانا احمد اللہ نے کہا کہ آپ امرتسر ہی آ جائیں۔ میری زیرنگرانی تین مساجد خالی ہیں: ① مسجد مبارک ② مسجد قدس (گلی ڈبگراں) ③ مسجد باغ والی۔ ان سے ملحقہ جائیداد کا انتظام سنبھالیں۔ آپ چونکہ روپڑ میں قیام فرما چکے تھے۔ امرتسر کی سکونت اختیار کرنا اور روپڑ کو چھوڑنا طبیعت پر ناگوار گزرا۔ لہٰذا مولانا کی اس پیشکش کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ ۱۹۳۸ء میں جب دیکھا کہ مسجد اور مدرسہ کا انتظام مولانا اسماعیلؒ اور حافظ عبدالقادرؒ نے سنبھال لیا ہے تو انہوں نے مولانا کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ کیا۔ آپ امرتسر تشریف لائے، مسجد کا انتظام سنبھال لیا اور مدرسہ دارالحدیث جاری کیا۔ درس وتدریس کا سلسلہ اگست ۱۹۴۷ء تک بدستور رہا۔ قیام پاکستان کے اعلان کے وقت مولانا محدث روپڑیؒ امرتسر میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔ تقسیم ملک کے اعلان کے باوجود اعتکاف میں بیٹھے رہے۔ ۱۵؍اگست ۱۹۴۷ء بمطابق ۲۷؍رمضان المبارک کو بروز جمعۃ المبارک اس مسجد پر ہندوؤں اور سکھوں نے حملہ کردیا اس حملہ میں محدث روپڑی کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا حامد شہید ہوگئے۔

## ہجرت

محدث روپڑیؒ تقسیم کے وقت امرتسر میں موجود تھے۔ ان کا خاندان ایک حویلی میں موجود تھا۔ سکھوں، ہندوؤں نے ان پر حملہ کردیا۔ لوگوں نے جواب میں بم پھینکے اور سکھ بھاگ گئے۔ باقی خاندان والے لٹتے پٹتے تکالیف ومصائب جھیلتے ہوئے لاہور پہنچ گئے۔ ہجرت کے دوران اس خاندان کے ۱۹؍افراد شہید ہوئے۔

## پاکستان میں قیام

۱۹۴۷ء کی تقسیم کے بعد پاکستان میں آکر علاقہ بھوئے آصل (پتوکی) میں ٹھہرے اس کے بعد روڈالہ روڈ منڈی جڑانوالہ میں قیام کیا، مگر انہوں نے ان تمام جگہوں کو دینی وتبلیغی منصوبوں کے لئے موزوں نہ سمجھا۔ آخرکار لاہور، چوک دالگراں میں جامع مسجد قدس اہل حدیث کی بنیاد رکھی اور درس وتدریس کے علاوہ دینی وتبلیغی اُمور سرانجام دینے کے لئے اس مسجد کو مرکز قرار دیا۔ یہ سلسلہ مولانا روپڑی کی نگرانی میں ۱۷برس تک چلتا رہا۔

## علمی مقام ومرتبہ

* شمس العلماء مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں:

''حافظ عبداللہ روپڑی علم وفضل میں عبداللہ غازی پوری کے ہم پلہ ہیں۔''

مولانا کے متعلق یہ رائے اس وقت کی ہے کہ جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تھے۔ یعنی آپ کا زمانہ ابھی طالب علمی کا تھا جب کہ مولانا غازی پوری کی ساری عمر علم میں ختم ہوچکی تھی۔

* مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری نے مسجد چینیاوالی میں مولانا اشرف سندھو اور مولوی سید محمد کی موجودگی میں کہا:

''ہندوستان میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک عرب طالب علم عبداللہ ان کے پاس علم حاصل کرتا تھا۔ کسی شخص سے اس کا

جھگڑا ہوگیا۔ مولانا روپڑی صاحب نے فرمایا درگزر کرو وہ نہ مانا۔ مولانا روپڑی کو چھوڑ کر مبارک پور میرے پاس پہنچا ساری تفصیل بیان کی۔ میں نے کہا کہ تم واپس موصوف کے پاس چلے جاؤ۔ حافظ عبداللہ جیسا لائق استاد تمہیں ہندوستان میں کہیں نہیں ملے گا۔

## الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ مفتی اعظم سعودی عرب

حافظ روپڑیؒ کی ۱۹۷۷ء میں ملاقات ہوئی۔ تو مفتی اعظم نے ان کا دوست واَحباب سے تعارف کروایا اور اڑھائی گھنٹے تک حضرت العلام کے بارے گفتگو فرماتے رہے پھر شفقت سے فرمایا: ''هو جبل العلم'' یعنی ''محدث روپڑی علم کا پہاڑ ہیں۔''

* **مولانا محمد حسین بٹالوی:** یہ محدث روپڑی کے شاگرد تھے۔ فرماتے ہیں: حافظ صاحب بیک وقت خطیب، مدرس، فقیہ، مفتی اور محدث تھے۔ ان کی ذات بہت سی خوبیوں کا مجموعہ تھی وہ چلتا پھرتا ادارہ تھے۔ انہوں نے تدریسی، تصنیفی، تبلیغی ہر میدان میں اسلام کی خدمت کی۔

# سیرت واَخلاق

حافظ روپڑی کی شخصیت بہترین عادات وخصائل کا مرقع تھی۔ آپ علم وفضل، زہد وتقویٰ، حکمت و دانش، فہم وفراست، صبر وتحمل، ہمت واستقلال، حلم و بردباری، عاجزی وانکساری اور اولوا العزمی کے پیکر تھے۔ یہاں آپ کی سیرت واَخلاق کے چیدہ چیدہ پہلو بیان کئے جاتے ہیں۔

❶ **لایعنی گفتگو سے پرہیز:** آپ کے شاگرد مولانا صدیق سرگودھوی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:
''آپ کم گو، خاموش طبع تھے بے معنی اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرتے۔ اگر ہنسنے کی بات ہوتی تو صرف مسکراتے، قہقہہ نہ لگاتے، غصہ کی بات پر صرف غصہ کا اظہار کرتے کسی کو گالی نہ دیتے تھے۔''

❷ **سادہ زندگی:** آپ کی گفتگو میں سنجیدگی ہوتی۔ تمام زندگی سادگی اور درویشی سے گزاری۔ لباس بھی سادہ پہنتے کھانا دن میں ایک مرتبہ کھاتے تھے۔ آپ انتہائی بے تکلف تھے۔ ہر ایک سے اس طرح ملاقات کرتے جیسے اس کے ساتھ ان کا تعلق انتہائی گہرا ہو۔ ان سے ملتے وقت اجنبیت کا احساس بالکل نہ ہوتا۔

❸ **نرمی وشفقت:** کوئی بھی معاملہ ہوتا تو آپ انتہائی شفقت سے پیش آتے۔ آپ طلبہ سے محبت وشفقت اور خلوص سے پیش آتے، ہمیشہ طلبہ کی خیرخواہی اور ہمدردی کو ملحوظ رکھتے۔

❹ **عجز وانکساری:** آپ انتہائی زیادہ بااخلاق شخصیت کے مالک تھے۔ منکسر المزاج، حلیم الطبع، کم گو، خاموش طبع اور ہمیشہ مدلل گفتگو فرماتے تھے۔

❺ **اتباعِ سنت:** حافظ عبدالرحمن المدنی حفظہ اللہ اپنے تایا استاد کے سنت کا شیدائی ہونا یوں بیان کرتے ہیں کہ
''مرض الموت میں محدث روپڑی کو اٹھا کر مسجد میں لایا جاتا تو میں (مدنی) امام کی پچھلی صف میں کھڑے ہو کر انتظار کررہا ہوتا اور عقیدت کی وجہ سے کوشش کرتا کہ ان کے جوتے خود اُتاروں۔ ایک دن غفلت میں، میں نے ان کا بایاں جوتا اُتارا تو محدث روپڑی کے ماتھے پر بل دیکھ کر پریشان ہوگیا۔ سمجھ میں نہ آیا کہ کیا وجہ ہے؟ لیکن محدث روپڑی کے

بار بار ننگے پاؤں آگے کرنے کی وجہ سمجھ آگئی کہ غلطی سے ان کا دایاں جوتا پہلے اُتار دیا گیا تھا جو سنت رسولؐ سے غفلت کا نتیجہ تھا۔ اسی لئے جب محدث روپڑی کو دایاں جوتا پہنا کر بایاں جوتا اُتارا گیا تو وہ مطمئن ہوگئے۔ وہ دن اور آج کا دن میں مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت یہ سنت نہیں بھول سکا۔''

ان کے تلمیذ رشید مولانا صدیق سرگودھویؒ فرماتے ہیں :

''آپ بدعتی کو برا سمجھتے، اس کو سلام نہ کہتے اور مصافحہ کرنے سے گریز کرتے تھے۔''

❻ صبر وتحمل: زندگی بھر مشکلات کا سامنا رہا، لیکن صبر وتحمل کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ قیام پاکستان سے قبل تحریک کے دوران حکومت کی دھمکیوں کا سامنا کیا۔ قیام پاکستان کے وقت آپ کے ۵ بچوں سمیت خاندان کے ۱۹ر افراد شہید کردیئے گئے۔ مگر زندگی بھر زبان پر شکایت تک نہ لائے۔

❼ زہد وتقویٰ: روزانہ تہجد میں تلاوتِ قرآن آپ کا معمول رہا۔ سفر میں بھی تہجد ترک نہ کرتے تھے۔ زندگی بھر داؤدی روزہ رکھا۔ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن چھوڑتے ہر حالت میں یہی معمول رہا۔

❽ تلامذہ: آپ سے فیض یاب ہونے والوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

* شیخ عبداللہ الابیض عرب و جامعہ ازہر مصر * شیخ الحدیث عبدالجبار کھنڈیلوی * شیخ التفسیر مولانا محمد حسین روپڑی * حافظ عبدالقادر روپڑی * سید بدیع الدین شاہ راشدی * حافظ اسماعیل روپڑی * مولانا ابوالسلام محمد صدیق سرگودھوی، * مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی * مفتی محمد حسن بانی جامعہ اشرفیہ لاہور * شیخ القرآن محمد حسین شیخوپوری * حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ حافظ ثناء اللہ مدنی اور مولانا عبدالمنان نورپوری حفظہما اللہ

## تصانیف وتالیف

آپ کی تصانیف وتالیفات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

① مظہر النکات، شرح مشکوٰۃ (عربی) ② الکتاب المستطاب فی فصل الخطاب (عربی) ③ درایت تفسیری ④ اہل حدیث کے امتیازی مسائل ⑤ ردّ بدعات ⑥ تعلیم الصلوٰۃ ⑦ مودودیت اور اَحادیث نبویہ ⑧ مرزائیت اور اسلام ⑨ وراثت اِسلامیہ ⑩ تقلید اور علمائے دیوبند۔

اس کے علاوہ آپ کا مجموعہ مسائل 'فتاویٰ اہل حدیث' کے نام سے مطبوع ہے۔

## رحلت

مولانا محدث روپڑی رحمہ اللہ چند یوم علیل رہ کر بروز جمعرات بتاریخ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۰ راگست ۱۹۶۴ء کو تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں دنیا فانی سے رخصت ہوگئے۔